Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16.B.24.
16 B 24

۵۱ عہد کر با نفس تا عادل بنے | ہو تو منصف تا کہ صاحبدل بنے
یا الٰہی چشم کو بینا تو کر | ۵۲ سر مین میرے عشق کا سودا تو کر
۵۳ ڈال آتش دلمین تو مانند طور | تا شعاعِ شعلہ کر دے زنگ دور
سالہا مین تجکو تجہسے چاہتا | کیون نہین ہوتی ہی پہر حاجت روا
مین لسان الغیب سے رکھون نوید | ہی نہ کوئی در سے تیرے ناامید
جو تری درگاہ مین لایا ہی رو | ہو نہ وہ ناامید اسے ربِ نکو
جو ترے در پر ہوا امیدوار | شاہدِ مطلب لیا اندر کنار
ای خداے من بحقِ مصطفا | باطفیلِ عترتِ آلِ عبا
ای خداے من بحقِ چار یار | عفو کر مجکو بروزِ گیر و دار
رکھ بروزِ حشر با آلِ رسول | التجا میری خدایا کر قبول

خاتمة الطبع

شکر بے پایان خالق دوجہانکا کہ رسالہ گنجینۂ توحید و معرفت مسمی بہ کنز الاسرار کہ ترجمہ اردو شعر بشعر ہی مثنوی حضرت شرف الدین شاہ بوعلی قلندر کا جسکو سخندان با نظم خوش بیان معلوی غلام حیدر رضا متخلص بہ حیدر گویا موجی نے لباس نظم کا پہنایا بمقام لکھنؤ مطبع نامی منشی نولکشور مین ماہ جنوری ۱۸۸۰ع مطابق ماہ صفر ۱۲۹۷ھ حلیہ پوشش طبع ہوا فقط

سالہا کی تھی ریاضت بے ریا
تھا نہ دل میں او سکے غیر یادِ خدا

جبکہ گذرے اسپہ اسکو چند سال
خود کو سمجھا وہ بترا اندر خیال

اور کہا مجھسا نہیں اندر جہان
دل پہ مانندِ عسس ہون پاسبان

شہوت و حرص و ہوا سے ہو نہین
دل مرا ہی سب علائق سے نفور

یہ تصور دلمین اُسنے جب کیا
ناگہان آئی بگوشش اندر ندا

خود یہ کی تونے جو نخوت سے نظر
ہوگیا اس در سے تو کلّی بدر

تا نہ تجھسے دور ہون یہ پردہ ہا
کب ہو دخل اندر حریم کبریا

سُن ہوا نادم وہ ان اسرار سے
ہوگیا تائب وہ اپنے کار سے

پھر سے باندھا عہد با پروردگار
تا رہِ حق مین کرے سرکو نثار

پاک کر آئینۂ دل سے غبار
تا کہ ہو وہ عکس دلبر آشکار

چاہتا جو کچھ کہ ہے یہ دل ترا
نفس تیرا جبتون مین پھانستا

تو کہ کرتا ہی بخود امشب حلال
دل ترا ساکن مگر اندر خیال

جو غرض تجھمین ہوئی غالب کہین
جان نے انصاف پھر تجھمین نہین

[illegible]

یہ صفت اوسی عارف کی ہے ۱۲

یعنی وہی اہل ذکر ۱۲

یعنے عُجب و نفسانیت سے ۱۲

اوسی عارف کو جب بہت مدت اس ریاضت و عبادت مین گذری تو عجب پیدا ہوا اور اپنے مرتبے کو دور اپنے خیال باطل مین سمجھا ۱۲ یعنے اس درگاہ پاک سے تو بالکل بدر کیا گیا اور مردود ہوا نقل کا یہی حاصل یہ کہ جیسے کہ اوس فقیر نے نفسانیت مین در آکر عجب و تکبر کیا اور اُس درگاہ پاک سے دور ڈالا گیا پھر عذر تقصیر کرکے عہد تازہ باندھا اور دل غبار نفسانیت سے پاک کیا ایسا ہی تو بھی کر

[illegible]

ای کمان تیر تو از وے دور تر	از چنین صیدے بود مہجور تر
راہ مہجوری ہو دوئی اے فلان	ہاتھ سے تیرے کرے ہی سو فغان
کھول آنکھون کو جہان یار دیکھ	ہر طرف ہر جا رخ دلدار دیکھ
آنکھ وہ بہتر جو دیکھے روے یار	جلوہ فرما ہی بہشتی وہ نگار
تجھین گرمی ہی کہان ای مردہ دل	ہی جو خرافتا وہ اندر آب و گل
کون وہ علت نہ رکھے جو دوا	کون بے برگی نہ رکھے جو نوا
ہی کہان مشتاق رکھے جان بلب	ہجر جانان سے ہو نالان روز و شب
جب تلک ہی نفس تیرا ہمنشین	دیدہ ور کب ہو ترا نقش یقین
جو نہین ہی تجھکو حاصل فتح باب	حشر تک رہ تو باین حال خراب

حکایت

تھا کوئی یک عارف صاحب کمال	کوچۂ دل بستہ با وہم و خیال
پارسا تھا اندرون ملک دل	نام سے غفلت کے ہوتا تھا خجل

[illegible]

۲۷ دل تیرا مشاہدہ جمال اوس ذات بے مانند و بے مثال سے بہرہ ور ہو اور تو خواص بشری و نفسانی مین ایسا پھنسا ہوا ہے کہ جیسے گدھا کیچڑ مین ۱۲ ۲۸ یعنے کوئی بیماری ایسی نہین ہے جسکی دوا اوس خداوند مطلق نے دنیا مین پیدا نہین کی ہو کوئی بے سامانی نہین جسکے واسطے سامان نہو بقول النبی صلعم لکل داء دواء و لکل علة شفاء ۱۲ ۲۹ یعنے اس صفت کا عاشق مشتاق کہان ہے جو اس شعر مین بیان ہے ۱۲

۳۰ یعنے جب تلک تو نفسانیت مین گرفتار ہے مرتبہ حق الیقین کو پہونچنا مشکل و دشوار ہے بلکہ سراسر محرومی سمجھ [illegible] یعنے جب تلک تجھکو [illegible] حشر تک اپنے حال خراب [illegible] ۳۱ [illegible] حکایت [illegible]

پیشتر اس مرگ متعارف سے مر
جان بجانان سونپ اس جانسے گذر

دے اگر جانکو تو اوس محبوب پر
کر تہی قالب کو جانسے زود تر

تجھمین ہو وہ جان جانان جلوہ گر
خود بہ معشوقی سے جو کر تو نظر

گفتۂ عارف ہے سن اسکو ذرا
تاکہ ہو راز معما تجھپہ وا

جو نپاوے خرمی وصل یار
خرقۂ ماتم پہن ای بے وقار

ای شرف کب تک پھریگا تو ورا
کب تلک دوڑیگا تو پست و فراز

رکھہ قدم اندر حریم دوست بس
بیخبر کب تک بھلا ای بوالہوس

منزل جانان ہے تیرا ایک گام
بادۂ جانان سے مملو تیرا جام

یاد مین ہو اوسکی ہر دم گام زن
جام عشق یار پی اے یار من

ای کمان مین رکھکے تیر ای ناشعور
صید تھا نزدیک ڈالا تو نے دور

قول مولانا نہین شاید سنا
سنگ گو تھا سنکے ہوتا موم سا

یہ ترجمہ حدیث موتوا قبل ان تموتوا کا ہی یعنی قبل از مرگ حقیقی اپنے کو اوس ذات مین فنا کر دے تا کہ تجھہ بقاے ابدی کا حاصل ہو جسکو بقا باللہ کہتے ہین ۱۲
یہ ترجمہ اس حدیث کا ہی کہ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ یعنی جسنے اپنے نفس کو پہچانا اپنے رب کو پہچانا حاصل یہ کہ جب اپنی ذات مین اوسکی قدرت و حکمت اور دیگر صفات کو نمایان دیکھا تو بخوبی پہچانا کہ اونکا خالق ہی ہے

٢٦

[illegible]

غیر خدا کوئی نہ تیرا مہربان	دل نہ دے غیر از خدا اندر جہان
کیا نہیں لطف خدا کو جانتا	جو تجھے رحمت سے ہر دم دیکھتا
مہر سے خالی دل ہر خاص و عام	تو نہ ڈال اپنے کو اندر قید دام
شکر نعمت ہاے حق کو کر ادا	تو نے جو چاہا وہی تجکو دیا
دانۂ مہر و وفا جو گم ہوا	مت پھنس اندر دام چون مرغ ہوا
دی خدا نے چشم بینی و زبان	تجھپہ روشن کر دیا راز نہان
عاشق صادق کرے جانکو فدا	مرحبا ای عاشقان صدمرحبا
ہی کہان عاشق جو دلبر پاس جاے	چشم نبکر اوسمین جانان کو دکھاے
عشق سے اوسکے جو ہو تجکو خبر	جان لے وہ تجھسے ہی مشتاق تر
وا اگر چشم محبت ہین ترے	تجھپہ وہ معشوق خود عاشق ہے
تجھسے ہی نزدیک تر وہ جانجان	جان کے مانند ہی تجھمین نہان
چشم ہی تیری جو احول ای پسر	روے جانان کب بھلا آوے نظر
یہ فقط ہی تیری جانب سے حجاب	ورنہ ہی محبوب تیرا بے نقاب

... محبوب حقیقی ... صفات ... نقاب ... معرفت اوسکی ذات کی ... معرفت موصل الی المطلوب ...

پڑ گیا قحط اندر اقلیم سخا — جلگیا سب مزرعۂ صدق و صفا

خون احسان تیغ ممسک نے کیا — ہمت عالی گئی سوئے سما

کھو گئی ہمت زشاہان و گدا — ہو گئے منعم گدا و بینوا

گم گئی ہی ہمت اہل دلان — ہی اونھین دست زمانہ سے فغان

یہ نشانہاے قیامت ہین عیان — جو رہینگے حشر تک اندر جہان

گم تجارت اور برکت گھٹ گئی — بیخ کیا جود و عطا کی کٹ گئی

رحم دل سے خلق کے جاتا رہا — سنگدل ہر فرد انسان ہوگیا

الفت مادر نہ باقی باپ پر — نے پسر کو مہر با ام و پدر

توڑ بند اور دام کو برہم تو مار — آشیانِ حرص مین تو دان نار

یار سے غافل ہی تو اے بے خبر — کب تلک ہو بیخبر چون گاو و خر

خلق نیکو اس جہان سے اٹھ گیا — سگ صفت با طبع خود مردم ہوا

شرم کھو عالم سے ہو یکسر بتنگ — دختران با مادران ہر دم بجنگ

یعنی بند تعلقات ۱۲

یعنی فریاد بسبب مفقودی ہمت کے جو یکے از علامات قیامت ہی ۱۲ — ۵۲ یعنی نشانہاے مذکورۂ بالا و مندرجۂ ذیل ۱۲ — ۵۳ یہ اشارہ ہی طرف اس آیت کے کہ یا ایہا الذین امنوا ہل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم تؤمنون باللہ و رسولہ و تجاہدون فی سبیل اللہ باموالکم و انفسکم ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یغفر لکم ذنوبکم و یدخلکم جنات تجری من تحتہا الانہار و مساکن طیبۃ فی جنات عدن ذلک الفوز العظیم و اخری تحبونہا نصر من اللہ

[illegible]

عمر تیری آہ کیا گذری بخواب
جو رہے ہو تو اسی مین راہ یاب

عمر ہے تیری بسان آبجو
آب رفتہ پھر بجو لادے نہ رو

اس جہان مین چند دن ہو میہمان
آب کے مانند جانے تو جہان

یعنے دنیا مین ۱۲

خلق کو تو دیکھ جون آب و حباب
دیدہ برہم مار تو دیکھے بخواب

تو اگر دیکھے بگرداب جہان
بلبلہ سا تجھ یہ وہ ہوگا عیان

یعنے جہان دنیا ۱۲

اپنے کردارون سے تو غافل ہوا
کاٹ گردن نفس کی با تیغ لا

گر نہ دلکو فکر باطل سے تباہ
حق سے تو غیر از خدا ہرگز نہ چاہ

دل نہ دے با دلبران بیوفا
کیونکہ ہین وہ بر سر جور و جفا

جو زبان گویا ہے تن پر مو بمو
ہو بہو کر ذکر ذات پاک ہو

ہو گئی دنیا سے گم مہر و وفا
حال آدم اب دگرگون ہو گیا

آشنائی اس جہان سے اٹھ گئی
شرم چشم آدمی سے چھٹ گئی

یعنے دنیا سے ۱۲ — یعنے فرو ہو گئی ۱۲

وضع با وضعان گئی یکسر بدل
آگیا ہر حکم کے اندر خلل

[illegible]

قیامت کے ... ہین اور ... [illegible] علامات کبری ... جو کتب مطولہ مین مصرح ہین اور ... علامات صغری ... اور بھی بہت ہین [illegible] آنحضرت صلعم سے ثابت ہے اور ... بیان آثار قیامت کا ہے [illegible] ادسکی ذات سے علاقہ ... واذکروا اللہ قیاما و قعودا [illegible] ہین وفاداری [illegible]

[illegible]

۲۳ ... کہ آنحضرت حیات النبی ہین چنانچہ ایک اعرابی پاس حضرت کے آیا تو آپ انتقال فرما چکے تھے وہ مزار شریف و مرقد منیف پر جاکر رو دیا اور اوسنے آیت مندرجہ بالا کو دربیو مغفرت گردانا وہ مغفور ہوا ۱۲

۳ یعنی جو عمر گذر گئی پھر اوسکا مثل آب جو کے واپس آنا دشوار ہے ۱۲

۴ یعنے بتیغ ذکر کلمہ توحید بالدوام بحکم حدیث افضل الذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۱۲

۵ یعنے خیالات دنیا و مراد اوسکے معاملات بے ثبات سے جو مانع طلب اور حجاب اسطرف کے

۴

ہو سکے ہمین تو کر کوشش کمال — سن تو عاشق سے یہ قصۂ حسب حال

ای خوشا جان جسنے دیکر آپ کو — حق کو پایا سوختہ کر آپکو

خوش کہ جسنے عشق کا کھیلا قمار — ہو گیا جان دیکے جانان سے دوچار

ہمت پروانہ دیکھ ای بے خبر — جل تو جون پروانہ تا پاوے خبر

جلا محبت مین جلا تو بال و پر — گاہ ہو ہمرنگ آتش سر بسر

وحشی جلا دیوانہ وش ہم قفس — تا کہ ہو با جان جانان ہمنفس

زہد و تقوی کیا ہو ای عالیجناب — با مراد خویش ہونا کامیاب

یک زمان خوش دل نہو اندر جہان — جو چھٹا فارغ ہی توازین و آن

دشت غم مین دلکو رکھ اندر گرو — عیش دنیا نے سزا ہے نیم جو

دو جہان سے دل ترا ہو بے نیاز — جا رہا کر تو حقیقت اور مجاز

۲۲

ہی کہاں وہ عشق جو کھووے عقول ‌ ‌ ‌ ہوش کو کر دے ہمارے خاک دھول

ہی کہاں وہ عشق جو خامش کرے ‌ ‌ ‌ ہی کہاں وہ عشق جو دل خوش کرے

عشق وہ کر دے جو مجکو بے خبر ‌ ‌ ‌ عشق وہ ہوں جس سے میں بے پا و سر

عشق وہ تا دے مجھے جام شراب ‌ ‌ ‌ جام مے کو کر دکھائے آفتاب

بادۂ عشق از غم جانانہ ہی ‌ ‌ ‌ پی لیا جسنے بخود بیگانہ ہی

ای خوشا مے جسنے بیخود کر دیا ‌ ‌ ‌ نیک و بد سے پھر مجھے صافی کیا

کیا ہی اصل عشق ای روشن صفات ‌ ‌ ‌ عشق کو ہی حسن جانانسے حیات

کی بخود جو حسن جانان نے نظر ‌ ‌ ‌ ہو گیا شیدا جو دیکھا آنکھ بھر

عشق چون جبریل و ز معراج حسن ‌ ‌ ‌ بر سر عاشق نهد صد تاج حسن

عاشق و معشوق ہین سب ایک جان ‌ ‌ ‌ ہی تو ہی معشوق و عاشق ای میان

ای ہوا تو واقف اسرار عشق ‌ ‌ ‌ رکھہ قدم مردانہ اندر کار عشق

سر کو اپنے زیر پاے عشق رکھہ ‌ ‌ ‌ پھر تو سر اندر ہواے عشق رکھہ

عشق کار بوالہوس ہرگز نہین ‌ ‌ ‌ عاشقی کار مگس ہرگز نہین

جو کرے تو جان کو جانان پر نثار ‌ ‌ ‌ دے عوض یک جانکے سو جان وہ نگار

کشتگان عشق را جان دگر ‌ ‌ ‌ ہر زمان از غیب احسان دگر

گہہ کرے چون قیس عشق مہوشان
گہہ چو لیلی ہو بصد غمزہ عیان

ہی چو شیرین کہاے گہ خون جگر
گہہ چو کوہکن ہو تیشہ زن بسر

ای حقیقت دان رہا کر تو مجاز
کب تلک اندر مقام حرص و آز

کب تلک سونگھیگا تو نسرین و ...
کب تلک دیکھیگا رنگ سرخ و زرد

یک زمان تو خانۂ وحدت مین آ
کب تلک کثرت مین ہوگا خودنما

آشنا اس طور ہو با یار خود
خود کو تا بیکار کر از کار خود

جبتلک تو ہی نہو وہ تیرا یار
جب نہو تو وہ ہو یار غمگسار

زندہ کر تو اس دل شہ مردہ کو
زندہ کر با عشق جانان مردہ کو

ای خوشا دل جسمین نقش عشق ہی
نقش کر اوسکو بدل ای نیک دل

ہی کہان وہ عشق جو بے پر اوڑے
ہی کہان وہ عشق جو چستی کرے

ہی کہان وہ عشق جو خود شاہ ہی
ہی کہان وہ عشق جو للہ ہو

ہی کہان وہ عشق جو بینا کرے
ہی کہان جو دلکو آئینا کرے

۵۱ قیس نام مجنون کا ہی جو لیلی پر عاشق تھا حاصل یہ کہ کبھی عشق مجازی مین صفت مجنون کی پیدا کرتا ہی اور کبھی لیلی کی یعنی بصفت معشوقی ظاہر ہوتا ہی ۵۲ شیرین ایک معشوقہ تھی جسپر کوہکن یعنی فرہاد عاشق تھا جسنے خبر مرگ شیرین کی سنکر کوہ مین اپنے کو ضرب تیشہ سے ہلاک کیا سو کبھی تو ایسا بنتا ہی ۱۲ ۵۳ یعنی تعلقات دنیا کو کہ مجاز اور فانی ہین ۱۲ ۵۴ یعنی گلہای نسرین و گلاب و معشوقان رنگارنگ [illegible]

[illegible]

چلدیے ساتھی تو بکیں رہگیا	ہمچو لنگا لنگ واپس رہگیا
فکر کر جانے کی آپہونچا پلنگ	کب تلک بیٹھیگا ای معیوب لنگ
کیسے آتا خواب ہی تجکو بھلا	جو پلنگ و موش ہین اندر قفا
جب تلک فرصت ہی کر تو اپنا کام	اسپ کو زین کرکے ہو بالا خرام
جاکے اقلیم بقا کا شاہ ہو	راز دار حضرت اللہ ہو
تاج شاہی بہر عشاقان ست	ساقی ہمدم لیے ساغر بدست
ای شرف تو نے نہیں اتبک سنا	جو سخن دلسوز سالک نے کہا
چشم بند و لب بہ بند و گوش بند	گر نہ بینی نور حق بر من بخند
یہ نہیں ہی زہد اے اہل جنون	بہر شہرت جو کرے تو سرنگون
سر کرے پائین و پا بالا کرے	کر ریاضت خلق کو شیدا کرے

عہد کو توڑا ہوئی جو شب عیان — صوت مطرب سے ہوا دل شادمان

شاہد خورشید رو و تندخو — دلبر غارتگر دین عشوہ جو

یہ صفت معشوق مجازی کی بیان ہوئی ۱۲

ہاتھ آیا تو لیا اندر کنار — شرب ہر تلخ اوس سے جانا خوشگوار

جبکہ ہو موجود اسباب طرب — صرف بیتابی کرے اوقات سب

جو نہووے یہ میسر ای گدا — تا سحر با خصم رہے تو مبتلا

جو نہ آوے ہاتھ کچھ ہو ناخوشی — عصمت بی بی مگر بے چادری

خام ہی تو طبع تیری سرسری — بلکہ شیطان سے ہی تجکو گستری

حرص خواب و خور کا تو رکھے مقام — ہی عبادت مین مگر کاہل تمام

جہل خر رکھتا ہی تو ای روسیاہ — بڑھ گیا شیطان سے بھی اندر گناہ

نفس امارہ ترا کلب پلید — کاٹتا دندان سے ایمان ہو مرید

تجھسے سیکھا دیو نے ہی مکر و ریو — سیکھتے ہین تجھسے بازی طفل دیو

یعنی شیطان ۱۲

بہر لقمہ ای سگ مردار جو — ہی دوان کوچہ بکوچہ کو بکو

خوار گردان گی ہی برای آب و نان — شکم کے پیچھے کب تلک ہو دوان

یعنی جب شب آئی تو عہد کو توڑ دیا اور گانے بجانے مین مشغول ہوگیا ۱۲ یعنی معشوق کی صفت اوپر کے شعر مین بیان ہوئی جسکی ہاتھ آیا تو اوس سے بوس و کنار مین مشغول ہوا اور عیش و عشرت مین پڑ کر اوس عہد کو بالکل فراموش کر گیا اور اسکی ہر تلخی کو شیرین و خوشگوار سمجھا ۱۲ یعنی وقت موجودگی اسباب راحت و عیش کے اوقات شب کو بیہودگی و لہو و بازی مین صرف کرتے ۱۲ یہ مثل مشہور ہی

۱۸

[illegible]

جو کہ ہی از نار و آب و باد و خاک ۔ سب ہوا مخلوق ہی از صنع پاک

ہی وہ قادر جسنے با یک قطرہ آب ۔ کر دیا سیپی مین دُرِ پر تاب

جان اوسیکی مطلع انوار ہی ۔ دل اوسیکا مخزن اسرار ہی

وہ بہ پہلو کیون ہی پہر تو بیخبر ۔ تجھمین وہ پہر کیون تلاشی دربدر

ای گرفتار بلاے نام و ننگ ۔ شیشۂ ناموس پردے مار سنگ

ہی وہ پیدا تجھمین تو از خویش گم ۔ مرگ آ یکبار فرماے کہ قم

ناگہان اوٹھکر گرے اندر مغاک ۔ روز محشر کے اُٹھے نادم ز خاک

با خدا کہتا ہی تو ہر دم دروغ ۔ جھوٹھ سے تیرے اُٹھے پہر کیا فروغ

ہر زبان کہتا ہی تو توبہ کہون ۔ غیر حق ہرگز نہ دلمین رہ کرون

ہی جو فردا اس سے پکڑون کام کو ۔ عشق کے کانٹونکو دون دلمین چبھو

پہر نہ آب توبہ بھوون رو دل ۔ ہون جہان اندر عبادت مشتغل

دون مین مالش اپنے گوش نفس کو ۔ ہستیِ موہوم سے ہون دست شو

۵۱ جس جگہ مین سونگھتا ہون اوسکی بو / مست ہو پڑتا ہون جانی خود بخود

۵۲ سنبل اوسکی طیب سے ہی تابدار / لالہ رخساروں سے اوسکے داغدار

سو زبان سے سوسن اوسکی مدح خوان / غنچہ با صد شوق پیراہن دران

نرگس بیمار نے کر چشم وا / جام زر اندر کف سیمین دھرا

سرو اوسکے قد زیبا سے ہوا / سبز و خرم یکسر از سر تا بپا

بلبل و قمری بہ بستان نوحہ گر / ہر یکے در صحن الفت در بدر

ہر طرف اوس سے اٹھے ہی ہا و ہو / ۵۳ ہر دم اوس سے نے ہی اندر گفتگو

آئی سنکر نغمۂ چنگ و رباب / سوز سینہ سے ہوا تو دل کباب

شوق سے مطرب ہوا نغمہ طراز / اس ترانہ کو کیا باسوز و ساز

دیکھہ باہر آئینہ اوس یار کو / جسکا سوز اور ساز ہر جا سو بسو

جسطرف دیکھے اوسیکا ہی ظہور / ۵۴ جلوہ گر ہی ہر طرف مین اوسکا نور

جو نظر آوے تجھے از جزو و کل / بوم و صحرا بلبل و بستان و گل

۵۵ عارفون کو کیا ہی نقش خوب و زشت / صورت ہر نیک و بد اوسکی نوشت

مرغ و ماہی مار و مور و خیر و شر / چشمۂ حیوان و باران برق و ابر

سنگ خارا لعل و کان یاقوت و در / ظلمت و انوار و اختر ماہ و خور

۵۱ یعنی وہی ہی معشوق کہ جسکا مین شیفتہ و فریفتہ ہون ۱۲

۵۲ یہ شعر اور نیز چند اشعار دیگر جو آئندہ مذکور ہین اوسی معشوق کی ثنا و صفت مین ہین ۱۲

۵۳ یہان سے مراد عاشق صادق سے ہی جو اوسی معشوق کے ذکر و فکر مین ہر دم مصروف [illegible]

۱۶

[illegible]

جو رہے تو با خدا پاوے وصال ۔ آپ کو کر گم بذات بیمثال

بحر عرفان مین ہو کوئی آشنا ۔ ذرہ ذرہ قطرہ جانے از خدا

جو اوٹھے دریا سے پھر موج گہر ۔ آب ہووے در حقیقت جلوہ گر

نقش آبی جون حباب آیا جسیم ۔ آب ہو پھر ہو ترا باقی نہ اسم

یہ رتبہ فنا کا بیان ہی ۱۲

لام مین جیسے الف ہووے نہان ۔ آپ کو کر گم کہ تا ہو تو عیان

جب گیا دریا کے اندر آب جو ۔ آب جو کو ڈھونڈھ پھر اسمین تو

یہ بطور مثال کے ہی ۱۲

تو ہی جب تک یار کب ہو تیرا یار ۔ جو نہو تو یار تیرا ہو نگار

مولوی نے کیا کیا ہی خوش بیان ۔ تجھپہ کھولا اوسنے کیا راز نہان

یعنی مولانا جلال الدین رومی نے ۱۲

تو درو گم شو وصال اینست وبس ۔ گم شدن گم کن کمال اینست وبس

سن تو مجھسے ہی اگر تو ہوشیار ۔ تا کہون مین تجھسے سر عشق یار

جسنے مجھہ عاشق سے پائی نیک پند ۔ مجلس جانان مین پہونچا بے گزند

یہ مقولہ متکلم کا ہی ۱۲

جو کہ اپنے سے ہوا بیزار ہی ۔ وہ بلاشک محرم اسرار ہی

اوسکے کوچے مین دیا ہی جسنے سر ۔ اوسپہ اوس محبوب کی ہی سو نظر

جو کرے رخ میری جانب وہ نگار ۔ جان یہ کیا سو جان کرون اوسپر نثار

عاشق دیوانہ و دل خستہ ہون ۔ یار جویان دربدر سرگشتہ ہون

۱۵ جب تو اپنے کو فنا کردے اوسوقت وہ معشوق حقیقی تیرا یار ہوگا بقول مولانا ع چون ازو گشتی ہمہ چیز از تو گشت ۱۲ یعنی تو اوس ذات پاک مین اپنے کو فنا کردے اور اوسی مین گم ہوجا یہی رتبہ وصال کا ہی بلکہ اس گم ہونیکو بھی گم کردے یہی کمال مرتبہ فنا فی المحبۃ کا ہی ۱۲ یعنی اپنی خودی سے گذر گیا اور فنا فی الرب ہوا اوسکے راز دار ہونے مین کچھ شک نہین اور وہی محرم اسرار بھی ہی ۱۲ محبوب مراد اوسی ذات مطلق سے ہی کہ جسکو وہ منظور نظر اوسکا ہوا چنانچہ

کھاے تو جو لقمہ از وجہ حلال — جلوہ گر ہو تجھپہ پھر مہر کمال

لقمۂ شک سے جو ہو تو نفور — نفس کے شر سے ہوا گویا کہ دور

دل منور ہو ترا آئینہ وار — آئینے مین عکس خود ڈالے نگار

کھولدے جو چشم اے اہل یقین — ہر طرف مین ہو تو اسکا نور بین

یار کو تو دیکھ باہر آئینہ — سوز و ساز اوسکا ہر یک مظنہ

جلوہ ہین ذرات حق اے بیخبر — جو ورا آوے زیر چشم از خیر و شر

(یعنے مخلوق و مصنوع اوسکے ۱۲)

ہی وہ ہر ذرے مین پیدا و نہان — زیر و بالا و مکان و لامکان

رکھ نگہ انفاس کو اے باخرد — تا وہ ہو پہنچاے منزل بے مدد

ہی وہ پیدا و نہان و آشکار — جلوہ گر ہر شے مین ہی نور نگار

ہوش در دم رکھ تو اے مرد خدا — یک نفس ہرگز نہو حق سے جدا

دور کر دل سے خیال ماسوا — تا نہو دلمین ترے غیر از خدا

صیقل لا سے مٹا تو زنگ دل — ہو ریاضت مین سراپا مشتغل

جبکہ باندھے دلمین نقش اسم ذات — سکہ ضرب ولا کو ہو ثبات

ہوگیا جب نقش دل نقش اللہ — غیر نقش اللہ ایدل پھر نہ چاہ

جبکہ ہو فانی بذکر حق دلا — راہ وین تجکو بدرگاہ خدا

یعنی لقمۂ مشکوک سے نفس تازہ و سرکش ہوتا ہی اگر اوس سے بچا تو گویا شر نفس سے نکل نجات پائی ۱۲ یعنی باستعمال لقمہ حلال و ترک مشکوک و حرام آئینۂ دل تیرا ایسا منعکس ہوسکے جمال الٰہی کے ہوا ۱۲

یعنی اے ہو دل مخاطب جبکہ اوسکے ذکر فکر مین تو نے مرتبہ فنائی الربکا حاصل کیا تو پھر تجکو بے تردد اوس درگاہ مین راہ ملینگے ۱۲

اس سبب سے کور ہو چشم یقین — عاقبت بربستہ ہون درہاے دین

یعنے آدمی بیدین ہو جاوین ۱۲

پھر طاعت کھا تو از وجہ حلال — تا نہو زائد تجھے رنج و ملال

لقمہ تنک جو پڑے اندر شکم — ہو گرسنہ سے بھی قوت مین تو کم

جب کہے غلبہ یہ نفس حیلہ ساز — ہاتھہ پھر ظلم ہو اسکا دراز

یعنے نفس کا ۱۲

چشم شہوت جبکہ کھولے وہ لعین — کور ہون پھر دیدۂ اہل یقین

کبر سے وہ تجھکو پھر رسوا کرے — شہوت و حرص و ہوا پیدا کرے

پس نہ آوے کام کچھہ علم و عمل — بلکہ ایمان مین پڑے یکسر خلل

جب تلک ہی نفس یہ ہمرہ ترے — آتش دوزخ تو اوسکو جان لے

مرد ہی جو نفس کافر کو مار — جو نہو قابو تو ہو خاموش یار

نہین ہی ہمت مردان دین — پس تو ہو ہمچون زنان پردہ گزین

ہاتھہ سے تیرے نہ آوے کار مرد — ہمچو حیوان پھر نہو تو اونکے گرد

ای مخنث تو نہین مرد و نہ زن — ہمچو شیطان کیون ہوا تو راہزن

مرد ہی وہ نفس پر رکھے جو پا — چھوڑ دے دنیا کی سب حرص و ہوا

دست ہمت کو کرے اپنے بلند — نفس کو لاوے چو صید اندر کمند

دست کو کوتہ کرے از آز و ہوس — توڑ دے باچنگ ہمت وہ قفس

زالِ دنیا جب ہوئی اندر نکاح — خون شبیر کو کیا بر خود مباح

کھا نہ تو پس خوردہ خوانِ یزید — تلخ کر کام اپنا ہمچون بایزید

جو اوٹھاوے پردہ از روے مجاز — دے دکھائی بدیہ زالِ حیلہ ساز

زشت روئی اوسکی جو آوے نظر — حق سے چاہے تو امان ای بیخبر

یعنے دنیا مکار کی ۱۲

کبر مین ڈالے تجھے مال و منال — جو نہو کر مفلسی کا مت خیال

رحم دل ہوتے نہین اہلِ دول — شیوۂ اہل دغل یکسر دغل

یعنے مکر و فریب و دغابازی ۱۲

اہل دنیا بہر سیم و بہر زر — ہاتھ آوے کھائین وہ خونِ پدر

کیا نہین جانا کہ بہر عز و جاہ — بھائیون نے ڈالا یوسف کو بچاہ

رشک سے بے رحمیِ اخوانکو دیکھہ — حالِ زارِ یوسفِ کنعانکو دیکھہ

جو کہین سر پر ترے ہو تاج زر — کبر سے ناوے کوئی اندر نظر

بلکہ پھیرے رو چو نمرود از خدا — مست زر ہو خوف ہو دل سے جدا

حرص ہو تجکو فزون با مال و زر — قطع ہووے حب فرزند و پدر

ایکہ شاہان جہان از بہر مال — خون اخوان و پدر کر لین حلال

کوئی جا دیکھا گدا و بینوا — جو پھرا وے رو چو نمرود از خدا

مال و زر دست تکبر و بیدین کرے — نفس کافر کفر کو تلقین کرے

تو رُبت کر بتکدہ زیر و زبر — جون خلیل حق بنا کعبہ کا گھر

پیر کہلایا مگر دل پُر ہوس — حرص خر ہی تو ہی جون خر بندہ پس

کم ہوئین تیری نہ ہرگز آرزو — اسلیئے گردش کنان ہی کو بکو

دل کہ ہی آلودہ حرص و ہوا — کشف ہون کب تجھپہ اسرار خدا

صد تمنا دلمین تیرے ای فضول — کب کرے نور خدا اوسمین نزول

تجکو پہونچے ہی جو قسمت ہی تری — کیون نہین قانع تو او سیر ای غنی

دین و دنیا دونو آوین کب بدست — یہ فضولی تو نکر ای خود پرست

ہی یہ دنیا پیر زالِ پُر فریب — جو کرے پیر و جوان کو نا شکیب

عارفون نے دی ہین اسکو سو طلاق — عاشقون کو اپنے وہ کرتی ہی عاق

کیا نہین ہی گوش زد تیرے میان — مولوی نے جو کہا با امتحان

ہم خدا خواہی و ہم دنیای دون — این خیالست و محالست و جنون

واسطے دین کے دیا دنیا کو چھوڑ — شیر حق نے اور لیا منہ اُس سے موڑ

کون وہ یعنے علیِ مرتضا — بابِ شہر علم ختم الانبیا

اُسلیے دنیا یہ مار اثبتِ پا — تا نہ آوے زیر چشم اولیا

از طے یک دنیا یزید بیحیا — ہو گیا بر ہم زن دین خدا

[illegible]

۵۶ یعنی مثنوی کے بعد تجربہ و امتحان کے مولانا روم نے یہ فرمایا ۱۲

۵۷ حاصل یہ کہ دونوں امر کا ایک ساتھ ملنا غیر ممکن ہے ۱۲

۵۸ شیر حق سے مراد جناب مرتضوی کرم اللہ وجہہ ہے جنکا اسم مبارک آگے لیا گیا ہے ۱۲

۵۹ یہ ترجمہ حدیث کا ہے کہ انا مدینۃ العلم وعلی بابہا ۱۲

۶۰ یعنی جناب مرتضوی نے اس دنیا کو محض ناچیز سمجھا ۱۲

۶۱ یعنی یزید بن معاویہ امیر شام ۱۲

ہی بطاعت تو ولیکن باریا | ایک بھی سجدہ نہین بہر خدا

تا کہ جانین ہی یہ مرد اولیا | متقی پرہیزگار و پارسا

گو بنا صوفی نہین پر سینہ صاف | پس کرامت سے نہ مار ای یاوہ لاف

نفس کو پرکھتا ہی تو اندر کمین | واسطے شہوت کے بیٹھا ای لعین

کھولتا ہی ہاتھہ کو بہر غنا | مزد خواہ اندر عبادات خدا

مکر سے کرتا ہی عالم کو مطیع | پھر تسکین آپ بنتا ہی شفیع

شیخ کہلاتا ہی لے تسبیح بدست | بت بسے اندر نہان ای بت پرست

ایک دل او بھی ہی بھر سے آرزو | چاک دل اور ہاتھہ سے صد جا رفو

ای بہ بغض و مکرہا آراستہ | با نفاق و کینہ ہا پیراستہ

ای بہ بخل آراستہ زشت و پلید | پھر کہے اپنے کو شیخ بایزید

با تکبر کر رہا ہر سو نظر | آپ کو کہتا ہی ہون مین باخبر

بت پرستی کر رہا اور بت گری | دل ترا رشک بتان آذری

کب تلک ہی فخر با اصل و نسب | کبر سے ہو دور ترا ای بے ادب

یعنی یہ سجدہ ریائی تیرا اسواسطے تا کہ لوگ تجکو مرد اولیا اور متقی اور پارسا سمجھین حالانکہ تیری نسبت مضمون اس شعر کا صادق ہی کہ نہ بزمین جو سجدہ کردی ز زمین ندا برآمد کہ مرا خراب کردی تو بسجدۂ ریائی ١٢ یعنی دنیاوی حصول نظام کرتا ہی تو گویا خدا کی عبادت مین مزدوری کا طالب ہی ١٢ یعنی آپ شفیع گنہگاران بنکر لوگون کو جو مطیع ہوئے ہین تسلی

١٠

۵۱ جملہ خادم یہ کہین شیخ زمان | خلق سے رکھتا ہے رو اپنا نہان
۵۲ وہ خوشامد گوے چندین ابلہان | زہر زبان ہین رہزنان ہین رہزنان
مج سے تو آپ کو بس گم نکر | عیب کر اپنا نکر عیب دگر
ای گرفتار بلا ہا ہر نفس | مار نفس اور توڑ اس تن کا قفس
۵۳ اصل پر اپنی اوڑیگا کب تلک | ہو تو سوے وصل پران تا فلک
۵۴ کب تلک چھوڑے پھریگا اپنا گھر | کب تلک ہوگا دوان تو در بدر
آپ دے انصاف تو ای پر دغل ۱۲ | دل پرست از مکر و مصحف در بغل
تجھسے ہے ہمراز شیطان دم بدم | کب ہو راہ حق مین تو ثابت قدم
دل ترا ہے سربسر پر مکر و آز | گہہ رجوعِ دل نہین اندر نماز
گہہ کیا سجدہ نہ از روے نیاز | تا کہ ہون در ہاے رحمت تجھپہ باز
کب گھسا سر تو نے رو کر بر زمین | کب ہوئی بینا تری چشم یقین

رغدا حیث شئتما ولا تقربا ہذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین فازلہما الشیطان عنہا فاخرجہما مما کانا فیہ وقلنا اہبطوا بعضکم لبعض عدو

جو کہ ہے ہمت بلند اندر سخا | عفو فرمائے گنہ اوسکے خدا

رام ہو خلق اسکی سب بادلبری | سر ہو بالا تا سپہر چنبری

یہ نہین پرہیزگار ریا ہے خلق | خود کو صوفی کہکے پہنے کہنہ دلق

شانہ و مسواک و تسبیح ریا | جبہ و دستار و قلب بے صفا

ہیں و پیس کرکے مرید نا خلف | ہمچو خر جاوے سوے آب و علف

جبکہ وے دیکھے چند کس بیہودہ گرد | آپ کو سب مین کہے مردانہ مرد

دام پہیلائے برائے مرد و زن | کہلوائے آپ کو شیخ زمن

یعنے وہی صوفی تقلیدی ۱۲

وعظ فرمائے وے خود بے عمل | منہ چھپائے ہمچو دیو پر دغل

مکر و تلبیس و ریا کا کار ہو | ہر نفس ابلیس تیرا یار ہو

جبکہ ہو استادہ پھر ہر نماز | دل ہو باگا واں جو خرای حیلہ ساز

وہ نماز آخر کہ تیری ہو تباہ | فکر باطل سے ترا ہو روسیاہ

جبکہ ایمان مین پڑے یکسر فتور | چشم پوشی دل کے ہوجائے حضور

[illegible]

زہد و تقوی کیا ہی اے مرد فقیر
بے طمع ہو نازِ سلطان و امیر

بہر آب و نان نہ پھر تو دربدر
آبرو اپنی نہ کھو با حرص زر

ترک کر پیش آمد اہل دول
ہو بعزلت تا نہ دیکھے کچھ خلل

در پہ شاہو کے نجا تو زنہار
گنج قارون دین تو کر آس یکنار

گو تفاقہ چھوڑ دے یہ جان قفس
خوان دیگر پہ نجا ہمچون مگس

تلخ ہو جلاب شیرین کو نہ دے
پیش دونان بہر نان مت جا کبھی

ہاتھ کر خوانِ قناعت پر دراز
توڑا دے جسکو نہو اوسپر نیاز

کر بجان گنج قناعت مین سکون
رکھ نہ اس گوشے سے باہر گز برون

مار پا سے تخت کیکاوس کو
سر کو دے لیکن نہ دے ناموس کو

ہاتھ گو آوین ترے گنج و نقود
جو نہ رکھے ہمت عالی چہ سود

الحذر از حبِ دنیا الحذر
بہر نان و زر نکھا خونِ جگر

پست ہمت ہی حقیر اندر نظر
خوار ہی سو گنج رکھتا ہو اگر

بقول النبی صلعم البخیل عدو اللہ و لو کان زاہدا ۱۲ — الحذر یعنی پرہیز کرنا ہے ۱۲ — دیکھ یعنی تیرے پاس جو سے [illegible] کیا فائدہ ۱۲ — کرم و بخشش و کرم سے [illegible] نہیں رکھنے کی [illegible] تو مال — کیا ہاتھ سے نہ دے ۱۲ — یعنی اگرچہ ہمت عالی — اور سر جا دے تو جانے دے لیکن ناموس و عزت — بادشاہ ملک عجم کا ہی سو اوس کا تخت پر پشت پا مار — شکستہ بہتر ۱۲ — یہ نام ایک قدیم — اوسے قدر دے کر [illegible] — قناعت پر [illegible]

بطمع یعنی [illegible] نصیحت [illegible] — اپنی آبرو [illegible] — ترک صحبت [illegible] حاصل [illegible] — قارون کا [illegible] — بیت دو طمع [illegible] — گوشہ نشینی راحت و خوشی — اختلاط سے عزت اولی تر ہی اور — فائدہ عزت کو حضرت عمر نے [illegible] — یعنی وہ جلاب شیرین جو ہاتھ اہل — دنیا سے حاصل ہو [illegible] — تلخی فقر و فاقہ کی اختیار کرے بلکہ — طلب نان کے ان دونوں ہمتوں سے [illegible] — یعنی ہاتھ اپنا خوان قناعت — پر دراز کر حاصل یہ کہ قناعت اختیار کر — کہ قناعت ہر حال اولی تر ہے — قناعت کنندہ ہر کہ نیک اختر است — اور جو ہاتھ کر اس

آفرینش ہے مری با نور ذات | تاکہ جانون ذات اوسکی باصفات

باغ وحدت مین رہی مین بےنشان | اوسکے کثرت مین ہوئی ہون مین عیان

جانتا ہے کون ہے پردے کے پار | کیا ہے نغمہ چنگ کیا عود و ستار

حسن اپنا دیکھہ با چشم شہود | خوش تجلی کی با قلیم وجود

امر ربہم روح گفتہ نام ما | کرد پر ساقی ز وحدت جام ما

چمکا ہر ذرے پہ خورشید کمال | حسن سے اوسکے ہوا ظاہر جلال

یعنی اوسی ذات مطلق کے ۱۲

انکیو با جمعہ حق آیا بدبر | ہمچو شیطان ہو نہ بیہودہ نظر

خلق کی ہے جسکی اوسنے با جمال | ہے اوسی کو رہ سو بزم وصال

پھر گیا روز ازل جسپر قلم | ہو نہ حک بار دگر حرف رقم

یعنی پیدایش میری نور باسرور اوسی ذات مطلق سے ہے مانند ... اوسکی صفات کو دیکھا اوسکی ذات قدمی صفات کو پہچانون اور اوسکے راہ پہچانون جسکی نسبت بحکم ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ... اوس باغ وحدت مین ... کو دخل نہ تھا کوئی دوسرا موجود تھا بےنشان تھی جب ظہور اس عالم کثرت کا ہوا او سوقت ... اظہار ہوا اور پردہ انحفا سے بعالم شہود ...

[illegible]

جان من کہہ مجھسے تو اسرار خود یہ بھی خطاب طرف روح کے ہی ۱۲	گر جلی چشم دل و دیدار خود
پھر کہو مجھسے سخن ای اہل راز	با حقیقت ڈال سوز اندر مجاز
تجکو تو وہ جنس اس حق نے کیا	سب جہانمین شور تجھسے پڑ گیا
سر پہ نفس شوم کے ہو خاک ریز	نور حق سے کر تو چشم دلکو تیز
ہمچو آئینہ دکھا عکس نگار	دے لگا آتش بجان بیقرار
پاک کر آئینۂ دل سے غبار	تا دکھاوے جلوۂ رخسار یار
رہنما و ہادی راہ خدا	کیونکہ ہی تو درحقیقت رہنما یہ خطاب بھی طرف اوسی روح کے ہی ۱۲
جو نہو تو طالبون کا دستگیر	کب وہ طالب ہاتھہ مین لین دست پیر
تجھسے روشن کوکب ایمان مرا	روے جانان سے تو دے پردہ اٹھا
تب در آئی عندلیب اندر سخن	بولی سن اسرار تو بے پیرہن

ف۶ مرشد کامل اور ہادی آگاہ دل کے بدستیاری خود رہنمائی نکرے تو کوئی طرف مطلوب کے راہ نہ پاوے ۱۲ ف۹ یعنی ستارہ میرے ایمان کا تجھی سے روشن ہی اور تجھی سے تکمیل اوس ایمان کو حاصل ہی لہذا تو اوس طرف سے حجاب کو اوٹھا دے تا جمال جہان آراے اوس محبوب کو بے حجاب مشاہدہ کرون یا دیدہ باطن کو کھولدے تاکہ دیدہ تب مشاہدہ اوس جمال کے ہوں ۱۲ ف۸ یعنی وہ رہنما جسکی طرف یہ سب خطاب تھا اور اصل مطلب اوسی روح سے ہی [illegible] روح در جواب سائل سخن پیچ ہوئی اور کہا کہ جس امر مستور کے انکشاف کا تو [illegible] و طالب ہی اب اوسکو بے حجاب سماعت کر ۱۲

ف۱ یعنی وہ حقیقت بیان کر کہ [illegible] ف۲ یعنی [illegible] ۱۲

ف۵ یعنی وہ ہی کہ خداوند تعالیٰ نے حضرت آدم کو خلیفۃ الارض پیدا کرکے سب فرشتون پر غلبہ دیا اور مسجود اونکا بنایا ۱۲ ف۳ نفس شوم مراد نفس امارہ سے ہی کہ جو راہزن راہ طریقت کا ہی سو اوسپر خاک ڈال اور انوار یزدانی سے چشم دلکو بینا کر تاکہ مستوجب مشاہدہ کے ہوں ۱۲ ف۴ یعنی چشم دلکو ایسا تیز کر کہ جسمین تجلی خاص الٰہی کا مشاہدہ ہو اور آتش اوسکے عشق و محبت کی جان بیقرار مین ڈالدے ۱۲ ف۵ یعنی تا جلوہ جمال معشوق حقیقی اوس آئینہ دل مین جلوہ گر ہو ۱۲ ف۶ یعنی اگر تو وہ

مرحبا ای قاصد فرخندہ فر | یار سے دیتا ہی تو ہر دم خبر
پل مین ساتون آسمان کو طی کرے | مرکب حرص و ہوا کو پے کرے
ہر نفس روشن کرے دلمین چراغ | عشق سے ہر دم دھرے سینے یہ داغ
تجھسے ہی پر نور یہ فانوس تن | تو روا نے مطلب نو و کہن
مرحبا ای رہنمائی راہ دین | تجھسے متجلی ہوئی چشم یقین
کی بقالب طینت پاکی عطا | تجھسے پروردہ تن جنا کی ہوا
تھا تو غرق اندر محیط ذات پاک | تو نے کی روشن یہ شمع تیرہ خاک
ای کہ تھا تو در ہوائے لامکان | اب جدا ہی کہ تو کچھ راز نہان
تھا تو پاک اندر حریم کبریا | کیدن ہوئی اب تجھمین یہ حرص و ہوا
خوش برآیا تو ہوا از کتم عدم | خوش دھرا ہستی مین آ تو نے قدم

قاصد مراد ہی اوس روح سے جسکو کیفیت عالم غیب کا یا اسرار عشق اوس معشوق حقیقی سے دمبدم انکشاف بنظر قابلیت و لیاقت کے حاصل ہوتا ہے اور وہ اوس سے خبر دیتی ہے جو لائق خبر دینے کے ہے جیسے کہ ارواح اولیا و انبیا و صلحا امت جنکو منزلت قرب اور مرتبہ رسائی بزم وصال کا حاصل ہے ۲ واسطہ یعنی ای مخاطب کہ مراد اوس روح سے ہے تو وہ قاصد علوی خرام ہے کہ ایک پل مین ہفت آسمان طی کر جاوے چنانچہ قصہ معراج شریف سے یہ امر ظاہر ہے اسی جگہ پر حضرت نظامی فرماتے

[illegible]

پیشوائے انبیاؤ مرسلین	رحمتِ عالم شفیعِ مذنبین
پاکباز و پاک خصلت پاک ذیل	جملہ ذراتِ جہان اُنکے طفیل
خاتمِ پیغمبرانِ پاک زاد	کارپردازِ نظامِ دین وداد
صد ہزاران اوسپہ صلوات و سلام	عترت و اصحاب پر اُسنکے تمام
جانب حق سے دمادم ہون نزول	تا بقائے خلق با فرع و اصول
اس سے پیچھے ہی بیانِ معنوی	ترجمہ اردوی نظمِ مثنوی
جسکے ناظم بوعلی شاہِ شرف	مرد میدانِ رضا فخرِ سلف
ہی یہ نامہ ترجمہ اوس نظم کا	حیدر گویا موی نے جو کیا

آغاز ترجمہ مثنوی حضرت شرف الدین شاہ بوعلی قلندر

مرحبا ای عندلیب خوش نوا	ماجرای گل سے ہو نغمہ سرا
مرحبا ای ہدہد علوی خرام	مرحبا ای طوطی شیرین کلام

اس جانب کو اشارہ ... عندلیب جدا ہو کر اس عالم فراق مین پڑی ... [illegible] ... عندلیب بلبل کو ... گل ... [illegible]

جو مصرعۂ ثانی مین ہی اشارہ طرف اوسی روح کے ہی اور اسی روح کا نام نفس ناطقہ و روح انسانی اور بقول بعض کے دل ہی

اوپر بیان ہی معنی اور اولاد و اصحاب رسول اللہ صلعم جنکی صفت اونکے پر بھی ۱۲ ... یعنے تا قیام موجودات با اصول و فروع ۱۲ ... یہ حضرت ایک اولیاء خدا ... اور مدفن اونکا قصبہ پانی پت ہی جو دہلی سے آگے ... کوس ہی اور حالات اونکا ملفوظات مین دیکھنا چاہیے یہان گنجایش نہین ہی ۱۲ ... پورا نام غلام حیدر ہی اور گویا مو قصبہ ضلع بردوئی مین ہی جہانکے رہنے والے قاضی مبارک صاحب شیخ سلم ہین کہ جو ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہو سکے کس سے ثنائے کبریا
لائق شانِ الوہیت بھلا

جبکہ لا احصی ہو قول مصطفی
دوسرا پھر کون ہی انکے سوا

جو بمیدانِ بیان رکھے قدم
یا اُٹھائے اسکے لکھنے پر قلم

جب ملایک اسجگہ حیران پھرین
اور فلک اس رہ مین سرگردان پھرین

آدم خاکی کی کیا ہستی کہ جو
طے کرے اس جادۂ دشوار کو

بجز خاصان خدا کو دستگیر
کی رہا مین نے یہ راہِ پرخطر

بندہ ہاے خاص خیلِ انبیا
خاص تر ان مین رسولِ مجتبا

سرورِ کونین و فخرِ انس و جان
مہبطِ انوارِ ربِ دو جہان

محرمِ اسرارِ عشقِ لم یزل
مظہرِ آیاتِ یزدانِ بے خلل

۵۱ لفظ لا احصی اشارہ ہی حدیث شریف سے کہ لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک یعنی آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ نہین گھیر کرسکتا ہمین ثنا اور صفت کو تیرے جیسی کہ تو نے ثنا کی تو نے اپنی ذات پاک سے پس حاصل شعر یہ ہی کہ جب ایسا نبی محبوب اس طرح عاجزی ظاہر کرے تو پھر دوسرے کو کیا یارا کہ زبان پر لاسکے اور بیان کرسکے [illegible]

[illegible]

بعون صانع کون و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

سبحان اللہ کیا ترجمہ مثنوی حضرت شاہ بو علی قلندر ہے کہ جسکی نظم اردو مضمون میں مزید لطف گفتار ہے مسمی بہ

کنز الاسرار

جو نتیجہ روشنی طبع موشگاف سخنور نازک فکر مولوی غلام حیدر رضا صاحب متخلص حیدر رئیس گوپامؤ کی ہے

مطبع نامی منشی نولکشور میں طبع مطبوع ہوا

INDIAN INSTITUTE
Kanzul Esrar

Kanz al-asrār.

Indian Institute, Oxford.

The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.